سوال

(136) منی چینجر سے چیک دے کر کرنسی لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ ایک شخص کسی ایکس چینجر کے پاس جائے کہ جو سود کا معاملہ نہیں کرتا۔ اسے سوریال دے کہ وہ اسے صرف چیک دے دے قاہرہ کےلیے مصری کرنسی کا؟ تو کیا اس میں یہ شرط ہے کہ ہاتھ وہاتھ ہو جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ یہ بات بھی معلوم ہے کہ قاہرہ میں یہ پیسے جس ذریعہ سے حاصل ہوں گے اس کی بنیاد بھی سود پر ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان کاغذی نوٹوں کی کوئی قیمت نہیں ہے بلکہ ان کے بدلے میں جو سونا جمع ہے، اس کی قیمت سے ہر ملک اپنا اپنا سونا جو جمع کرواتی ہے عالمی بینک میں۔ تو اس لیے ضروری ہے کہ جب بھی ہم یہ کاغذی نوٹوں کا تبادلہ کریں تو ذہن میں یہ رکھیں یہ سود نہیں ہے بلکہ درحقیقت ہم سونے کے بدلہ میں سونا خریدتے ہیں۔ اس بنا پر کہ جو سوال میں مذکور ہے ضروری ہے کہ ہاتھ وہاتھ ہو اور برابر ہو۔

میں یہ سمجھتا ہوں اس طرح سے یہ کام نہیں کرنا چاہیے۔ مگر سخت مجبوری کی صورت میں۔ اس وقت بھی انسان کےلیے ضروری ہے کہ وہ سمجھے کہ ان کاغذوں کی کوئی ذاتی قیمت نہیں ہے۔ بلکہ ان کی قیمت اعتباری ہے۔ پھر جس طرح کہ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ممالک کی کرنسی اونچی ہوتی ہے اور بعض ممالک کی کرنسی گری ہوئی ہوتی ہے تو اس طرح کی کرنسی کا تبادلہ کرتے وقت یہ معاملہ جوئے کہ مشابہ ہو جاتا ہے۔ تو میں اس سوال کا جواب یہ سمجھتے ہوں کہ اسے تبدیل کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ لائق ہے کہ دیتے لیتے وقت ہاتھ وہاتھ لے اور دے کیونکہ اس کا اصل سونا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

معاملات کا بیان صفحہ:226